



سوال

(30) کیا سلف صالحین کے قول پر مطلقاً عمل جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا سلف صالحین کے قول پر مطلقاً عمل جائز ہے؟ بشرط یہ کہ صحیح ہوں۔ (فتاویٰ: المدینہ 61)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں کوئی خاص قاعدہ و قانون تو نہیں ہے لیکن اس کے لیے بعض شرطیں رکھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ایک مسئلہ میں صحابی کا قول موجود ہو جو کتاب اللہ کی کسی نص یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فرمان کے مخالفت نہ ہو اور یہ قول یا فعل صحابہ کے درمیان مشہور ہو اور کسی صحابی کی طرف سے اس کے خلاف قول منقول نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں صحابی کے قول و فعل کو لینے پر دل مطمئن ہے۔ بعض لوگ غلو کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ بھی بندے تھے اور ہم بھی بندے ہیں۔ جب ایک صحابی اس معاملہ کو جائز سمجھتا ہے تو کیا ہوا؟ میں اس کو حرام سمجھتا ہوں۔

تو ایسے شخص کو ہم اس طرح جواب دیتے ہیں کہ بھائی تم صحابہ رضوان اللہ عنہم جمعین کی نسبت کیا ہو؟ اور تمہاری علمی حیثیت اور فتاہت اللہ کے رسول کے صحابی کے مقابلہ میں کیا ہے؟

اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنی آراء کے اندر بھی نرمی سے کام لیں اور ہم تکبر نہ کریں۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم سلف صالحین کے حقیقی طور پر پیروکار بنیں اور ان کے برابر چلیں اور ہم ان کی مخالفت نہ کریں۔ ماسوائے اس کے کہ جو کتاب و سنت سے ثابت ہو۔

ہذا ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ: 120



محدث فتویٰ